حرمت مصاہرت کا ثبوت دلائل نقلیہ وعقلیہ کا تجزیاتی مطالعہ

احمد رضا [1] ڈاکٹر محمد کریم خان [2]

Abstract:

Forbiddance of some specific relationships due to marriage is called Hurmat-e-Musaharat. It is evident from Quran, Hadith, sayings of Sahaba and people after Sahaba and conceptual arguments. The subject matter of significant importance but there is almost no awareness among public. It is therefore necessary and need of the hour to have research on the topic. It will enhance and add value to the understanding of principles of Quran and Hadith and it will protect the rights of women who fall under Hurmat-e-Musaharat. This article depicts the review of laws, evidence and arguments under Hurmat-e-Musaharat according to Shariah (Quran and Hadith).

***Keywords**: Hurmat-e-Musaharat, Quran, Hadith, Usool-e-Hadith, Fiqh.*

ازدواجی تعلق قائم ہوجانے کی بناپر جو قربت حاصل ہوتی ہے وہ حرمت مصاہرت کا سبب بنتی ہے جس کی وجہ سے کچھ رشتے مرد کی طرف سے عورت پر اور کچھ عورت کی طرف سے مرد پر حرام ہوجاتے ہیں، حرمت مصاہرت کا ثبوت قرآن، احادیث، آثار صحابہ، اقوال تابعین، استحسان اور دلائل عقلیہ سے بھی ہوتا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں یہ موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے، جبکہ عوامی طور پر اس کا شعور نہ ہونے کے برابر ہے، اس لیے اس موضوع پر تحقیق عصر حاضر کی ضرورت ہے، تاکہ قرآن وحدیث میں جو زندگی گزارنے کے اصول بتائے گئے ہیں، ہر مسلمان ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور جن عورتوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کا حکم آیا ہے اس کا خیال رکھا جائے، اس مضمون میں حرمت مصاہرت کا ثبوت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے پیش کیا جارہا ہے۔

رشتوں کا تقدس

رشتوں کا توازن برقرار رکھنے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات خوبصورت اور حسن سے لبریز ہے اس کائنات کی بقاء و تسلسل کے لیے جو طریقہ اپنایا گیا ہے وہ بھی حسین ہے اللہ نے ہر چیز کے جوڑے بنائے اور توالد وتناسل کا خوبصورت اور لذت بخشش سلسلہ قائم فرمایا، رشتوں کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا" [1]

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد وعورت پھیلادیے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اسی طرح رشتہ ازواج کے متعلق حدیث مبارکہ میں ہے:

---

[1] ۔پی-ایچ-ڈی، سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، امپیریل یونیورسٹی (ICBS)، لاہور۔

[2] ۔اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، امپیریل یونیورسٹی (ICBS)، لاہور۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما،قال: "خُلقت المرأة من الرجل،فجُعلت نهمتها في الرجل،وخُلق الرجل من الأرض،فجُعلت نهمته في الأرض،فاحبسوا نساءكم"[2]

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ عورت کو مرد سے پیدا کیا گیا اس کی ضرورت مردوں میں رکھ دی گئی مرد کو زمین سے پیدا کیا گیا اس کی ضرورت زمین میں رکھ دی گئی پس عورتوں کا خیال رکھو۔

زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہے تو کثرت انسانوں کی وجہ سے رشتوں کے تقدس کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے آج معاشرے میں اچھے لوگ بھی موجود ہیں لیکن بد قسمتی سے ایسے گرے ہوئے لوگ بھی موجود ہیں جو رشتوں کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں جو کہ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

مرد و عورت کا آپس میں تعلق

میاں بیوی کے آپس کے تعلق وراز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ"[3]

وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

دین اسلام میں زوجین کے باہمی معاملات سے متعلق جو احکام بتلائے گئے ہیں اور جو ہدایات دی گئی ہیں اس کی غرض یہی ہے کہ تعلقِ زوجیت مستحکم و پائیدار رہے،اس رشتۂ محبت میں مزید پختگی آئے اور ناموافق حالات پیدا نہ ہوں مرد و عورت کے درمیان جو رشتے کی نزاکت و حساسیت ہے اس کا پردۂ راز میں رہنا بہت ضروری ہے تب ہی ایک دوسرے کے عیب آشکار ہونے سے بچ سکتے ہیں اور رشتوں کا تقدس بھی محفوظ رہ سکتا ہے مرد و عورت آپس میں اس طرح ملے ہوتے ہیں جیسے لباس پہننے والے سے ملا ہوتا ہے جس طرح لباس انسان کا ساتر ہوتا ہے اسی طرح مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتر ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو ارتکاب فواحش، برائیوں اور زنا سے بچانے کا سبب بنتے ہیں،اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا"[4]

اور تم نے ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔

ایک عورت نے جب کسی مرد سے جنسی تعلق قائم کر لیا اور اس کے جسم کا ایک حصہ ایک شخص کے سامنے ظاہر ہو گیا تو پھر یہ حصہ اسی شخص کے قریب ترین لوگوں کے سامنے بے حجاب ہونے سے محفوظ رہنا چاہیے ورنہ باپ اور بیٹے،ماں اور بیٹی دونوں بے حجاب ہوں تو رشتوں کا تقدس ختم ہو جائے گا اور جب مرد و زن کے درمیان قربت قائم ہو جائے تو احترام اور رازداری کا تقاضا یہ ہے کہ مرد و عورت اپنے اصول و فروع کے لیے حرام قرار پائیں اور ان کے جنسی حصے قریب ترین رشتوں کے درمیان بے لباس نہ ہوں۔

1۔قرآن سے حرمت مصاہرت کا ثبوت

نسب اور سسرالی رشتوں کے بارے میں قرآن مجید کی وضاحت حسب ذیل ہے:

"وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا"[5]

اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے تیرا رب بڑا ہی قدرت والا ہے۔

اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا ہے پھر اچھی پیدائش میں پیدا کر کے اسے مرد یا عورت بنایا۔ پھر اس کے لیے نسب کے رشتے دار بنا دیئے پھر کچھ مدت بعد سسرالی رشتے قائم کر دیئے۔ اتنے بڑے قادر اللہ کی قدرتیں تمہارے سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صنف ہی (مرد یا عورت) پیدا نہیں کی، بلکہ دونوں کو پیدا فرمایا مرد اپنی ساری قوتوں کے باوجود نامکمل ہے۔ عورت اپنی تمام لطافتوں کے باوجود ادھوری ہے۔ دونوں مل کر ایک مکمل وحدت بنتے ہیں ان کے ہاں بچیاں بھی ہوں گی اور بچے بھی، کسی کے یہ سسرال بنیں گے اور کوئی ان کے بچوں کے سسرال ہونگے باہمی رشتے ہوں گے۔ قرابتیں بڑھیں گی اس طرح ایک انسانی معاشرہ معرض وجود میں آئے گا، انھیں رشتوں کی حرمت قرآن مجید نے حسب ذیل الفاظ میں بیان کی ہے:

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا"[6]

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی لیے قرآن کریم نے آیت تحریم کے ذریعے با قاعدہ ہونے والے رشتوں کے درمیان قانون حرمت کو قائم کیا تاکہ عوام الناس اس کا لحاظ رکھیں (**حرمت علیکم**) میں ان تمام خواتین کے لیے عموم ہے جو حقیقت کے لحاظ سے اس اسم کے تحت آتی ہوں۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نانیاں خواہ واسطوں کے لحاظ سے کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں حرام ہیں۔ آیت میں ان کا ذکر نہیں ہے اور صرف ماؤں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ **امہات** کا لفظ ان سب کو شامل ہے جس طرح آباء کا لفظ دادوں کو شامل ہے اسی طرح خواہ دادیاں واسطوں کے لحاظ سے کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں حرام ہیں۔

اسی طرح آباء کے رشتوں کی حرمت کے متعلق قرآن کی وضاحت حسب ذیل ہے:

"وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا"[7]

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔

اسلام کا عورت پہ ایک عظیم احسان تھا کہ انتہائی بے راہ روی کے دور میں انتہائی مضبوط اخلاقی بنیاد فراہم کی اور عورت کے سب سے محترم مقام یعنی ماں اور اس کی ہر حیثیت یعنی بہن، بیوی اور بیٹی کی حفاظت کا انتظام فرمادیا جبکہ یورپ نے آج کے بزعم خود مہذب دور میں داماد کو ساس سے اور سسر کو بہو سے شادی رچانے کی اجازت دے کر رشتوں کی حرمت کو تباہ کرنے کا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ اس آیت میں علی الاطلاق ان عورتوں سے نکاح کرنے پر پابندی لگا دی جن کے ساتھ مرد کے آباء نے جنسی قرابت قائم کر لی ہو بے حیائی اور برائی کے سد باب کے لیے یہ ممانعت بہت اہم ہے۔ (**ولا تنکحوا مانکح اباء کم**) سے خود یہ بات سمجھ میں آتی تھی کہ دادوں کے عقد میں آنے والی خواتین حرام ہیں اگرچہ جد کے لیے خاص اسم ہے جس میں باپ شامل نہیں ہوتا لیکن ایک اسم عام یعنی ابوت (نسبت پدری) ان سب کو

اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہیں **(وبناتکم)** بیٹوں کے علاوہ اولاد کی بیٹیوں یعنی پوتیوں اور نواسیوں کو بھی شامل ہے خواہ واسطوں کے لحاظ سے وہ کس قدر نیچے کیوں نہ ہوں اس لیے کہ بنات کا اسم انہیں شامل ہے جس طرح آباء کا اسم اجداد کو شامل ہے۔ **(واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت)** اور تمھاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں) بھتیجیوں اور بھانجیوں کا الگ سے ذکر کیا اس لیے کیا کہ بھائی اور بہن کا اسم ان کو شامل نہیں تھا جس طرح بنات کا اسم اولاد کی بنات کو شامل تھا۔

2۔احادیث سے حرمت مصاہرت کا ثبوت

جس طرح قرآن مجید سے رشتوں کی حرمت کے متعلق صراحت موجود ہے،اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی رشتوں کی حرمت کے متعلق وضاحت حسب ذیل ہے:

نسبی اور سسرالی رشتوں کے متعلق امام بخاری نے عبداللہ ابن عباس کی روایت کو ذکر کیا ہے:

"عن ابن عباس: حرم من النسب سبع، و من الصهر سبع"[8]

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ سات رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں اور سات رشتے **صھر** سے حرام ہوتے ہیں۔

ایک عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کی بیٹی سے شادی کی ممانعت ہے چنانچہ ابن حزم اندلسی نقل فرماتے ہیں:

"عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَغْمِزُهَا لَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا"[9]

ابن جریج سے مروی ہے بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی عورت سے شادی کرے پھر وہ اس کی بیٹی سے شادی نہ کرے۔

ایک عورت اور اس کی بیٹی سے زنا کرنے کے بعد حضور ﷺ نے اس بیٹی کی ماں سے نکاح کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ اسی کے متعلق امام عبدالرزاق صنعانی نقل فرماتے ہیں:

"عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي زَنَيْتُ بِامْرَأَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَابْنَتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا أَرَى ذَلِكَ، وَلَا يَصْلُحُ ذَلِكَ: أَنْ تَنْكِحَ امْرَأَةً تَطَّلِعُ مِنِ ابْنَتِهَا عَلَى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْهَا"[10]

ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے ابو بکر بن عبدالرحمن بن ام حکیم نے خبر دی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے زنا کیا ایک عورت سے زمانہ جاہلیت میں اور اس کی بیٹی کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا یہ درست نہیں ہے کہ تو ایسی عورت سے نکاح کرے جس کی بیٹی کے ساتھ تو نے زنا کیا۔

ایک عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس کی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے،امام بیھقی نقل فرماتے ہیں:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا[11]

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے دخول کرے یا نہ کرے اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔

جب کسی شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو بھی اگر دیکھ لیا تو اس شخص کے لیے اس عورت کی ماں اور بیٹی سے نکاح جائز نہیں ہے،ابو بکر

شیبہ نقل فرماتے ہیں:

" جرير بن عبد الحميد، عن حجاج، عن أبي هانئ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نظر إلى فرج امرأة، لم تحل له أمها، ولا ابنتها"[12]

ابوہانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھا تو اس کے لیے اس عورت کی ماں اور بیٹی حلال نہ رہی۔

مرد کا عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا اس عورت کی ماں اور بیٹی کو حرام کر دے گا کیونکہ حدیث میں نظر حلال اور نظر حرام میں کوئی فرق نہیں کیا گیا اس لیے یہ حکم دونوں طرح کی نظر کو شامل ہوگا۔

اس حدیث کی تائید درج ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے:

"عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتكلم فی المهد ألا ثلاثة عيسى بن مريم: وكان من بني إسرائيل رجل عابد يقال له جريج فابتنى صومعة وتعبد فيها قال فذكر بنو اسرائيل يوما عبادة جريج فقالت بَغِيٌ منهم لئن شئتم لأَصِيبَنَّه، قالوا قد شئنا: قال فأتته فتعرضت له فلم يلتفت اليها فأمكنت نفسها من راع كان يُؤْوِي غنمه الى أصل صومعة جريج فحملت فولدت غلاما، فقالوا ممن؟ قالت من جريج، فأتوه استنزلوه فشتموه وضربوه وهدموا صومعته؟ فقال ما شأنكم؟ قالوا أنك زنيت بهذه البغيِ فولدت غلاما، قال وأين هو؟ قالوا اهو ذا؟ قال فقام فصلى ودعا ثم أنصرف الى الغلام فطعنه بإصبعه وقال بالله يا غلام من أبوك؟ قال أنا أبن الراعی، فوثبوا الى جريج فجعلوا يقلبونه وقالوا نبنی صومعتك من ذهب، قال لا حاجة لی فی ذلك، أبنوها من طين كما كانت۔الخ"۔[13]

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گود کی عمر میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے ایک عیسی ابن مریم ہیں اور اس کے بعد بنی اسرائیل میں ایک عبادت گذار شخص تھا جس کا نام جریج تھا اس نے ایک عبادت خانہ بنایا تھا جس میں مصروف عبادت رہتا ایک دن بنی اسرائیل نے جریج کی عبادت کا ذکر کیا تو ایک بدکار عورت نے کہا اگر تم چاہو تو میں اسے گناہ میں پھنسا دوں لوگوں نے کہا پھنساؤ چنانچہ وہ جریج کے پاس آئی اور اپنے آپ کو پیش کیا مگر انھوں نے اس جانب کوئی توجہ نہ کی ایک چرواہے سے بدکاری کروائی جس سے اس کو حمل ہوگیا اس نے ایک بچے کو جنم دیا لوگوں نے اس سے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے تو اس نے کہا جریج کا لوگ ان کے پاس آئے اور ان کو عبادت خانہ سے نیچے لائے اور انھیں برا بھلا کہا اور ان کے عبادت خانہ کو بھی گرا دیا جریج نے پوچھا ماجرا کیا ہے تو لوگوں نے کہا تم نے اس فاحشہ سے بدکاری کی ہے اور اس عورت نے ایک بچہ کو جنم دیا ہے جریج نے پوچھا وہ بچہ کہاں ہے لوگوں نے اس کو پیش کر دیا جریج نے نفل نماز پڑھی اللہ سے دعا کی اور پھر بچے کے پاس آئے اور اس کے پیٹ میں انگلی مارتے ہوئے کہا بتاؤ تم کس کے بیٹے ہو بچے نے جواب دیا میں چرواہے کا بیٹا ہوں وہ سب جریج کی جانب بڑھے اور انھیں بوسہ دینا شروع کر دیا اور بولے آپ کے عبادت خانہ کو سونے کا بنا دینگے کہا مجھے سونے کے عبادت خانے کی ضرورت نہیں ہے اسے پہلے جیسا بنا دو۔

احمد بن شیخ انصاری کا استدلال

اس حدیث کے جملہ "يا غلام من أبوك؟ قال أنا أبن الراعی" کے تحت ابوالعباس نے ان لفظوں سے استدلال کیا ہے:

"يتمسك به من قال: إن الزنى يحرم كما يحرم الوطء الحلال، فلا تحل أم المزني بها، ولا بناتها للزاني، ولا تحل المزني بها لآباء

الزاني، ولا لأولاده . . . ووجه التمسك: أن النبي قد حكي عن جريج أنه نسب ابن الزنى للزاني، وصدق الله نسبته بما خرق له من العادة في نطق الصبي بالشهادة له بذلك، فقد صدق الله جريجا في تلك النسبة أخبر بها النبي عن جريج في معرض المدح لجريج وإظهار كرامته، فكانت تلك النسبة صحيحة بتصديق الله وباخبار النبي ت عن ذلك فثبتت البنوة أو أحكامها"۔[14]

حضور نے جریج عابد کی یہ بات نقل فرمائی کہ انھوں نے زانی کے بیٹے کو زانی کی جانب منسوب کیا اللہ نے زبانی شہادت کے ذریعے اس کی تصدیق کر دی لہذا جب اللہ نے بچے کی زانی کی جانب نسبت میں جریج کی سچائی بتائی اللہ کے نبی نے جریج کی تعریف کی اور ان کی کرامت کے اظہار کے طور پر اسے بیان فرمایا تو اللہ کی تصدیق اور نبی کے بیان سے یہ نسبت صحیح ہو گئی تو زانی اور ولد الزنا کے درمیان باپ، بیٹا ہونے کا رشتہ اور رشتہ کے احکام ثابت ہو جائیں گے۔

اسی مضمون کو حدیث عائشہ میں بھی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

"حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا ليث، ح وحدثنا محمد بن رمح، أخبرنا الليث، عن ابن شهاب، عن عروة، عن عائشة، أنها قالت: اختصم سعد بن أبي وقاص، وعبد بن زمعة في غلام، فقال سعد: هذا يا رسول الله ابن أخي عتبة بن أبي وقاص، عهد إلي أنه ابنه، انظر إلى شبهه، وقال عبد بن زمعة: هذا أخي يا رسول الله، ولد على فراش أبي من وليدته، فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شبهه، فرأى شبها بينا بعتبة، فقال: هو لك يا عبد، الولد للفراش، وللعاهر الحجر، واحتجبي منه يا سودة بنت زمعة، قالت: فلم ير سودة قط"[15]

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے ایک غلام کے بارے میں مقدمہ پیش کیا سعد نے اپنا دعوی پیش کرتے ہوئے کہا یہ غلام میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اسی کا بیٹا ہے یا رسول اللہ اس کے حلیہ کو دیکھئے اور عبد بن زمعہ نے اپنے حق کے ثبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے باپ کی ہمبستر باندی سے پیدا ہوا ہے حضور نے اس غلام کے حلیہ کو دیکھا تو وہ واضح طور پر عتبہ کے ہم شکل تھا پھر آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہی بھائی ہے اور لڑکا ہمبستر ہی کا ہو گا زانی کے لیے تو خسران محض ہے اور ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اس غلام سے پردہ کرو حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں اس کے بعد سودہ نے اس غلام کو کبھی نہیں دیکھا۔

امام خطابی کا استدلال

اس حدیث میں حضور کے فرمان "واحتجبي منه يا سودة" کے تحت فرماتے ہیں:

وفي قوله احتجبي منه يا سودة حجة لمن ذهب إلى أن من فجر بامرأة حرمت على أولاده، واليه ذهب أهل الرأي وسفيان الثوري والأوزاعي وأحمد لأنه لما رأى الشبه بعتبة علم أنه من مائه فأجراه في التحريم مجرى النسب وأمرها بالاحتجاب منه[16].

اس میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو اس طرف گئے ہیں جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی تو یہ عورت اس بدکار کی اولاد پر حرام ہو جائے گی یہی موقف ہے اہل رائے، امام سفیان ثوری، اوزاعی اور امام احمد کا کیونکہ جب حضور نے شباہت دیکھی عتبہ بن ابی وقاص کی تو آپ کو علم ہو گیا کہ یہ عتبہ کے نطفہ سے ہے تو اس شباہت کو ہی ثبوت حرمت میں نسب کے قائم مقام کر دیا اور حضرت سودہ کو حکم دیا کہ اس سے پردہ کرو۔

جب حضور ﷺ نے دیکھا کہ یہ لڑکا عتبہ کے مشابہ ہے تو آپ نے اسکو اسی کے نطفہ کا سمجھا اور حضرت سودہ کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا گو کہ

عتبہ سے نسب ثابت نہیں فرمایا، لیکن فی الجملہ ثبوت نسب جیسا معاملہ کیا جس سے واضح ہوا کہ فی الجملہ زنا سے احکام متعلق ہوتے ہیں اور اسکا کچھ نہ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے اگر زنا کا احکام میں بالکلیہ اعتبار نہ ہوتا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کرنے کا حکم دینے کی کیا وجہ تھی؟ وہ تو انکا حقیقی بھائی تھا؟اس فیصلے کے بعد یہ غلام حضرت سودہ کا بھائی ہے آپ نے انھیں حکم دیا کہ اس غلام سے پردہ کریں کیونکہ وہ زانی کے ہم شکل تھا۔

3۔آثار صحابہ سے حرمت مصاہرت کا ثبوت

جس طرح قرآن واحادیث میں رشتوں کی حرمت بیان ہوئی ہے اسی طرح آثار صحابہ بھی رشتوں کی حرمت کے بارے میں موجود ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں:

"عن ابي نصر عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال جاء رجل من اهل خراسان الى عبد الله بن عباس فقال تحتي امراة من اجمل الناس قد ولدت لي سبعة كلهم قد اطاق السلاح واني كنت قد اصبت من امها صبوة فما ترى قال كم مالك قال ثلاثمائة الف قال فبكم يسرك ان تفد بها من مالك فقال بمالي كله قال قد حرمت عليك"۔[17]

ابو نصر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کیا ہے کہ خراسان کا ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا کہ میری ایک خوبصورت بیوی ہے جس سے میرے سات بچے ہیں جو سب اسلحہ چلانے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور مجھ سے اس کی ماں کے ساتھ نادانی میں یہ کام (حرام کاری) ہو گیا تھا تو آپ کا اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا تمھارے پاس کتنا مال ہے؟ کہنے لگا تین لاکھ تو آپ نے پوچھا کہ تم اپنے مال میں سے خوشی کے ساتھ بیوی کا کتنا فدیہ دے سکتے ہو اس نے جوب دیا اپنا سارا مال تو آپ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔

جس نے کسی عورت کی فرج دیکھی اس کے بعد بیٹی کی فرج دیکھی اس کے متعلق حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں:

"وأما الذي روي عن ابن مسعود من قوله: لا ينظر الله إلى رجل نظر إلى فرج امرأة وابنتها"۔[18]

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں: اللہ تعالی ایسے شخص کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے کسی عورت کی فرج کی طرف دیکھا پھر اس عورت کی بیٹی کی فرج کو بھی دیکھا۔

جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا اس کے بارے میں ابو بکر شیبہ نقل فرماتے ہیں:

"أبو بكر قال: حدثنا علي بن مسهر، عن سعيد، عن قتادة، عن الحسن، عن عمران بن الحصين في الرجل يقع على أم امرأته؟ قال: تحرم عليه امرأته"۔[19]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرے تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے۔

4۔اقوال تابعین سے حرمت مصاہرت کا ثبوت

جس طرح قرآن، احادیث اور آثار صحابہ سے حرمت مصاہرت کا ثبوت صراحتا موجود ہے اسی طرح رشتوں کی حرمت کے بارے میں اقوال تابعین بھی ملتے ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

حضرت عطاء کا قول

"عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: إِنْ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوِ ابْنَتِهَا، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا"[20]

عبدالرزاق کہتے ہیں ہمیں جریج نے خبر دی کہتے ہیں میں نے عطاء سے سنا وہ کہتے ہیں اگر زنا کیا کسی نے عورت کی ماں کے ساتھ یا اس کی بیٹی کے ساتھ تو وہ دونوں اس پر حرام ہو گئیں۔

حضرت عکرمہ کا قول:

"عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ أَيَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ جَارِيَةً أَرْضَعَتْهَا هِيَ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا"[21]

مشہور تابعی عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس کے غلام (عکرمہ) سے پوچھا کہ کسی شخص نے ایک عورت سے حرام کاری کی تو کیا اس کے لیے درست ہے کہ ایسی لڑکی سے نکاح کرے جسے اس عورت نے حرام کاری کے بعد دودھ پلایا ہے تو انھوں نے جواب دیا نہیں۔

حضرت طاوس کا قول:

"عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الرَّجُلِ كَانَ يَزْنِي بِالْمَرْأَةِ؟: لَا يَنْكِحُ أُمَّهَا، وَلَا ابْنَتَهَا"۔[22]

عبداللہ بن طاوس اپنے والد طاوس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے زنا کیا ہے کہ یہ شخص اس عورت کی ماں اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

قرآن، احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی کہ حرمت مصاہرت کا ثبوت واضح ہے اس کی بنیاد محض عقل وقیاس پر نہیں بلکہ نصوص قطعیہ وظنیہ اور آثار صحابہ وتابعین پر ہے۔

5۔دلیل استحسان سے حرمت مصاہرت کا ثبوت:

زنا بھی بحکم جماع ہے اسی طرح دواعی زنا (چھونا شہوت کے ساتھ، شرمگاہ دیکھنا شہوت کے ساتھ اور بوسہ لینا شہوت کے ساتھ بھی) بحکم جماع ہیں اگرچہ قیاس جلی کا تقاضہ تو یہ تھا کہ یہ سب امور جماع کے قائم مقام نہ ہوتے (یعنی ان امور سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوتی) لیکن استحساناً قیاس خفی کو قیاس جلی پر ترجیح دی گئی ہے، قیاس خفی یہ ہے کہ حقیقی علت ولد ہے اور جماع **من حیث انہ مفض الی الولد** کو ولد کی جگہ رکھا گیا ہے اور دواعی، جماع کے اسباب قریبہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ ملحق ہیں نیز زنا بھی (زنا ہونے کے پہلو سے قطع نظر کرتے ہوئے) جماع ہی ہے اور **مفضی الی الولد** ہے اس لیے اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔[23]

6۔دلائل عقلیہ:

دلائل نقلیہ کے ساتھ ساتھ دلائل عقلیہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے دلائل عقلیہ حسب ذیل ہیں:

1۔اگر لوگوں میں یہ طریقہ ہوتا کہ ماں کو اپنی بیٹی کے خاوند کے ساتھ اور مردوں کو اپنے بیٹوں کی بیبیوں کے ساتھ اور بیبیوں کی بیٹیوں کے ساتھ رغبت ہوتی (یعنی نکاح جائز رکھا جاتا) تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ اس تعلق کو توڑنے کی کوشش کی جاتی یا اس شخص کے قتل کے درپے ہو جاتے جس کی طرف سے خواہش پائی جاتی ہے۔

2۔ سلیم الفطرت انسان کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ ان رشتوں کی طرف توجہ کرے جن کی حرمت کا حکم شریعت اسلامیہ میں آیا ہے اگر ساس کے ساتھ نکاح حرام نہ ہوتا تو ماں اور بیٹی دونوں کے درمیان کینہ پیدا ہو جاتا جس سے قطع رحمی پیدا ہوتی ہے جو کہ حرام ہے۔

3۔ فطرت انسانی بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ان رشتوں میں بعض رشتے ایسے ہیں جو اپنے اندر ایسا تقدس اور عزت واحترام کا پہلو رکھتے ہیں جن سے جنسی تعلق قائم کرنا گوارا نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام

حرمت مصاہرت سے شادی والے رشتوں کا حرام ہونا مراد ہے۔اس کا ثبوت قرآن مجید، احادیث، آثار صحابہ، اقوال تابعین، دلیل استحسان اور عقلی دلائل سے واضح ہے، ایک عورت نے جب کسی مرد سے جنسی تعلق قائم کر لیا اور اس کے جسم کا ایک حصہ ایک شخص کے سامنے ظاہر ہو گیا تو پھر یہ حصہ اسی شخص کے قریب ترین لوگوں کے سامنے بے حجاب ہونے سے محفوظ رہنا چاہیے۔ ورنہ باپ اور بیٹے، ماں اور بیٹی دونوں بے حجاب ہوں تو رشتوں کا تقدس ختم ہو جائے گا اور جب مرد وزن کے درمیان قربت قائم ہو جائے تو احترام اور رازداری کا تقاضا یہ ہے کہ مرد وعورت اپنے اصول وفروع کے لیے حرام قرار پائیں اور ان کے جنسی حصے قریب ترین رشتوں کے درمیان بے لباس نہ ہوں۔ اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا ہے پھر اسے مرد یا عورت بنایا۔ پھر اس کے لیے نسب کے رشتے دار بنا دیئے پھر کچھ مدت بعد سسرالی رشتے قائم کر دیئے۔ عورت اپنی تمام لطافتوں کے باوجود ادھوری ہے۔ مرد وعورت مل کر ایک مکمل وحدت بنتے ہیں ان کے ہاں بچیاں بھی ہوں گی اور بچے بھی، کسی کے لیے یہ سسرالی رشتہ دار بنیں گے اور کوئی ان کے بچوں کے سسرالی رشتہ دار ہوں گے چناں چہ باہمی رشتوں کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ انہی رشتوں سے قرابتیں بڑھیں گی اس طرح ایک انسانی معاشرہ معرض وجود میں آئے گا۔ اسی لیے اسلام نے رشتوں کے درمیان قانون حرمت کو قائم کیا۔ اسلام کا عورت پہ ایک عظیم احسان تھا کہ انتہائی بے راہ روی کے دور میں انتہائی مضبوط اخلاقی بنیاد فراہم کی اور عورت کے سب سے محترم مقام یعنی ماں اور اس کی ہر حیثیت یعنی بہن، بیوی اور بیٹی کی حفاظت کا انتظام فرما دیا جبکہ یورپ آج کے بزعم خود مہذب دور میں داماد کو ساس سے اور سسر کو بہو سے جنسی تعلق پیدا کرنے کی اجازت دے کر رشتوں کی حرمت کو تباہ کرنے کا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ اگر لوگوں میں یہ دستور ہوتا کہ ماں کو اپنی بیٹی کے خاوند کے ساتھ اور مردوں کو اپنے بیٹوں کی بیبیوں کے ساتھ اور بیبیوں کی بیٹیوں کے ساتھ رغبت ہوتی (یعنی نکاح جائز رکھا جاتا) تو اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا کہ اس تعلق کو توڑنے کی کوشش کی جاتی یا اس شخص کے قتل کے درپے ہوا جاتا جس کی طرف سے خواہش پائی جاتی ہے۔ قرآن، احادیث، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور دلیل استحسان سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی کہ حرمت مصاہرت کا ثبوت واضح ہے اس کی بنیاد محض عقل وقیاس پر نہیں بلکہ دلائل نقلیہ وعقلیہ پر ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1]۔القرآن الکریم 1:4۔

[2]۔لولوی، محمد بن علی، **ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی**، کتاب الجمعۃ، باب: کیفیۃ الخطبۃ، دار البروم للنشر والتوزیع۔المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط1، 1424ھ، ج16، ص 233۔

[3]۔القرآن الکریم 187:2۔

[4]۔ القرآن الکریم 21:4۔

[5]۔القرآن الکریم 54:25۔

[6]۔القرآن الکریم 23:4۔

[7]۔القرآن الکریم 22:4۔

[8]۔بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، **صحیح بخاری**، کتاب انکاح، باب: مایحل من النساء ومایحرم، دار طوق النجاۃ، بیروت ط1، 1422ھ، رقم الحدیث 5105، ج7، ص10۔

[9]۔اندلسی، ابن حزم، **المحلی بالاثار**، دار الفکر، بیروت، لبنان، س—ن، ج9، ص145۔

[10]۔صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق، **المصنف**، کتاب الطلاق، باب: الرجل یزنی باخت امراتہ، المجلس العلمی، الھند، ط2، 1403ھ، ج7، ص201۔

[11]۔ بیھقی، احمد بن الحسین، **السنن الکبری**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان ط3، 1424ھ، ج7، ص259۔

[12]۔ابن ابی شیبہ، ابو بکر، **الکتاب المصنف فی الاحادیث والاثار**، کتاب انکاح، باب: الرجل یقع علی ام امراتہ اوابنۃ امراتہ ماحال امراتہ، مکتبۃ الرشد، الریاض، ط1، 1409ھ، ج3، ص480۔

[13]۔الساعاتی، احمد بن عبد الرحمن، **الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ومعہ بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی**، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ط2، س-ن، ج20، ص149۔

[14]۔انصاری، احمد بن شیخ، **المفھم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم**، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت ط1، 1417ھ، ج7، ص516۔

[15]۔ مسلم، ابن الحجاج، ابو الحسن القشیری، کتاب الرضاع، باب: الولد للفراش، وتوقی الشبھات، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س-ن، ج2، ص1080۔

[16]۔ خطابی، حمد بن محمد، **معالم السنن**، المطبۃ العلمیہ، حلب، ط1، 1351ھ، ج3، ص279-280۔

[17]۔ شیبانی، محمد بن حسن، **الحجۃ علی اھل المدینۃ**، عالم الکتب بیروت ط3، 1403، ج3، ص376 /378۔

[18]۔ بیھقی، احمد بن الحسین، **معرفۃ السنن والاثار**، جامعۃ الدراسات الاسلامیۃ، کراتشی، باکستان ط1، 1412ھ، ج10، ص115۔

[19]۔ابن ابی شیبہ، ابو بکر، **الکتاب المصنف فی الاحادیث والاثار**، کتاب انکاح، باب: الرجل یقع علی ام امراتہ اوابنۃ امراتہ ماحال امراتہ، ج3، ص480۔

[20]۔صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق، **المصنف**، کتاب الطلاق، باب: الرجل یزنی بام امراءتہ، ج7، ص197۔

[21]۔الاندلسی، ابن حزم، **المحلی بالاثار**، دار الفکر، بیروت، س-ن، ج9، ص149۔

[22]۔صنعانی، ابو بکر عبد الرزاق، **المصنف**، کتاب الطلاق، باب: الرجل یزنی بام امراءتہ، ج7، ص198۔

[23]۔ پالن پوری، سعید احمد، **حرمت مصاہرت**، مکتبہ حجاز دیوبند (یوپی) س—ن، ص59-58۔